سوال

(160)بیمہ معین وقت سے پہلے تلف ہوجائے تو؟

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

معاملہ کی یہ شرط کہ اگر بیمہ شخص یاشئے وقت معین سے پہلے تلف ہوجائے تواتنی رقم ملے گی اوراس کے بعد تلف ہوئی تواتنی جبکہ ہونے کی وقت کا تعین غیر ممکن ہے اس معاملہ کوقمار کے حدود میں نہیں داخل کردیتی ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بیمہ کامعاملہ اگرغورسے کام لیاجائے توایک طرح قمار (یعنی : جوا) ہے اوراگربالفرض یہ معاملہ حقیقتاً قمارنہ ہوتوقمار کے مشابہ ضرورہے اب قمارکی روح اوراس کے بڑاعنصر مخاطرہ الارتکاب مافیہ خطربالنفس اَوالمال اوردوران بین الغنم والغرم)یعنی فائدہ اورخسارہ وتاوان دونوں کایکساں احتمال ہے اوریہ چیزبیمہ میں صاف طورسے پائی جاتی ہے۔بیمہ دار معاملہ کرلینے کے بعد پہلی قسط اداکرنے سے پہلے مرجائے یااس کی بیمہ شدہ جائداد تلف ہوجائے تواس کویااس کے قانونی ورثاء کوبیمہ کی پوری مقرررقم معشئے زائد کے ملتی ہے اس طرح اس کوسراسرفائدہ ہی رہتاہے اورکمپنی کاپورا نقصان وخسارہ اوراگربیمہ دارکئی قسطیں اداکرنے کے بعدکسی وجہ سے بقیہ اقساط کی ادائے گی بندکرے تواس کی اداکی ہوئی کل رقم سوختہ ہوجاتی ہے اس صورت میں بیمہ دار کاسراسر نقصان اورکمپنی کاپورا فائدہ ہوتا ہے دونوں صورتوں میں مخاطرہ اوردوران بین الغنم والغرم کا تحقق ظاہر ہے اوراکل مال بالباطل بھی موجودہے ۔

کبھی ایسا بھی ہوتاہے کہ کمپنی کومعمولی تاوان برداشت کرناہوتاہے اورکبھی وہ ایک بیمہ دارکے ذریعہ یعنی : اس کی جمع کردہ رقم سے ہزارروپے کمالیتی ہے اس طرح بیمہ داراوربیمہ کمپنی کوجوکچھ لینااوردیناہوتاہے ان کے درمیان کوئی تناسب نہیں ہوتااوریہ سب کچھ قمارمیں بھی ہوتاہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر351

محدث فتویٰ